اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۹۳

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ــــ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ــــ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

قیام امن اور قانون کی پابندی کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض

جو ذمہ واری خدا تعالیٰ نے اُٹھائی ہے اُسے خدا کے سپرد رکھو اور خود اپنی ذمہ واری پوری کرو

دبی ہوئی آہیں ملکوں کو برباد کر دیتی ہیں مگر جو آہ نکل گئی ضائع ہو گئی

تمام برکت امام وقت کی اطاعت میں ہے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک حادثہ

احباب کو اس واقعہ کا علم ہو گیا ہو گا جو تھوڑے ہی دن ہوئے۔ قادیان میں ایک حادثہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یعنے وہ حملہ جو ایک احمدی نوجوان میاں عزیز احمد نے میاں فخر الدین صاحب ملتانی پر کیا۔ جب اس حملہ کی ہمیں پہلے پہلے اطلاع ملی۔ تو وہ ایسی شکل میں تھی جس سے اندازہ یہ کیا گیا۔ کہ یہ ایک باہمی لڑائی تھی جس میں غالباً حملہ میاں فخر الدین صاحب کے ساتھیوں نے کیا تھا۔ اور اس کی بنا ر بعض معتبر گواہوں کی گواہی تھی۔ جنہوں نے بیان کیا تھا۔ کہ انہوں نے پہلے دو شخصوں کو میاں عزیز احمد پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا جس کے بعد انہوں نے انکسار ان میں سے ایک پر حملہ کیا۔ لیکن اتوار کو یعنے حملہ کے دوسرے دن جبکہ مختلف بیانات اکٹھے ہو گئے۔ اور مرزا عبد الحق صاحب وکیل ملزم نے مجھے وہ بیان آکر سُنائے۔ تو مجھے یہ شبہ پیدا ہوا۔ کہ غالباً معاملہ کو صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔ اور مختلف شہادتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ غالباً لڑائی دو جگہ پر ہوئی ہے۔ یعنے پہلے بازار کے اس حصہ میں جہاں نسبتاً ہندو سکھ اور غیر احمدی دوکاندار زیادہ ہیں۔ اور پھر چند گز ہٹ کر اس جگہ پر جہاں احمدی دوکاندار زیادہ ہیں۔ اور غالباً وہ گواہ جن کی گواہی سے پہلے نتیجہ نکالا گیا تھا۔ اس وقوعہ کے گواہ تھے۔ جو ان کی دوکانوں کے سامنے پہلے حملہ کے بعد ہوا تھا۔ پس چونکہ ایک طرف سکھ اور ہندو گواہوں میں سے بعض ایسے تھے۔ جن کی گواہی کو کلی طور پر رد نہیں کیا جا سکتا تھا اور دوسری طرف احمدی گواہوں نے اس حملہ کو نہیں دیکھا تھا۔ جو میاں فخر الدین صاحب پر ہوا تھا۔ حالانکہ اس حملہ کا ہونا قطعی تھا۔ اس لئے لازماً یہ نتیجہ نکالنا پڑا کہ پہلا حملہ میاں فخر الدین صاحب پر تھا اور اس کے بعد دوسرا حصہ وہ لڑائی تھی۔ جو چند گز ہٹ کر ہوئی حقیقت حال کا پورا پتہ تو عدالتی تحقیق سے معلوم ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملزم کے وکیل کو ہدائت

مگر مختلف بیانات کو سنکر یہ نتیجہ تھا جو میں نے اس وقت نکالا۔ جس کی بنا پر میں نے مرزا عبدالحق صاحب سے کہا کہ آپ ملزم کے وکیل ہیں۔ آپ اسے نصیحت کریں۔ کہ اگر اس سے کوئی گناہ ہوا ہے۔ تو اس کا اصل فائدہ اس میں ہے۔ کہ وہ اپنے جرم کا اقبال کر کے خدا تعالےٰ کے غضب کو اپنے پر سے دُور کرنے کی کوشش کرے اور اپنے جسم کی حفاظت کی نسبت اپنے ایمان کی حفاظت کو مقدم رکھے مرزا صاحب میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہی تھے۔ کہ چند منٹ کے بعد ناظر صاحب امور عامہ آئے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے میاں بشیر احمد صاحب سے گفتگو کی ہے۔ اور ان کا یہ خیال ہے کہ اسوقت تک جس نتیجہ پر ہمارے دوست پہونچے ہیں وہ غلط ہے۔ کیونکہ بعد میں بعض گواہیاں ایسی ملی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلا حملہ میاں عزیز احمد صاحب نے کیا ہے۔ اور ناظر صاحب نے بیان کیا۔ کہ میری اپنی تحقیق بھی اسی کی تصدیق کرتی ہے۔ اس پر میں نے انہیں بتایا۔ کہ ابھی ابھی میں بھی اسی نتیجہ پر پہونچ چکا ہوں۔ اور مرزا صاحب کو بحیثیت ملزم کے وکیل کے یہ مشورہ دے چکا ہوں۔ کہ قانونی مشورہ کے علاوہ انہیں اپنے موکل کو مذہبی مشورہ بھی دینا چاہیئے۔ اور وہ اس کام کے لئے جا رہے ہیں۔ اور میں نے نصیحت کی کہ وہ بھی محکمانہ طور پر میاں عزیز احمد کے رشتہ داروں کی معرفت ان کو یہی نصیحت کریں۔ کیونکہ ایک مذہبی ادارہ کے ذمہ وار کارکن کی حیثیت سے یہی ان کا فرض ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ عزیز احمد صاحب کے بھائی آئے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں سمجھا کر ان کے پاس بھجوائیں گے۔ کہ انہیں سچائی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جو خلاف واقعہ ہو۔

عزیز احمد صاحب کا عدالت میں بیان

اس کے بعد مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ عزیز احمد صاحب نے عدالت میں بیان دیا ہے۔ کہ میں نے میاں فخرالدین صاحب کے پوسٹر کی وجہ سے اشتعال میں آکر ان پر حملہ کیا تھا۔ لیکن میری غرض انہیں قتل کرنا نہ تھی۔ بلکہ صرف تخویف تھی۔ تاکہ وہ ڈر کر آئندہ اس قسم کی غلاظت اچھالنے سے باز آجائیں۔ چونکہ یہ معاملہ اب عدالت میں ہے۔ میں اس بارہ میں زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ مگر غالباً قانون مجھے اس امر کی اجازت دیتا ہے۔ کہ جو بیان ملزم نے دیا ہے۔ اسے صحیح تسلیم کرتے ہوئے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

قانون کی پابندی کا حکم

جیسا کہ میں بار بار پہلے کہہ چکا ہوں! اسلام ہمیں قانون کی پابندی کا حکم دیتا ہے۔ اور ہمیں کسی امر کی صداقت کا خواہ کس قدر بھی یقین ہو۔ وہ ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ کہ اپنے یقین کی وجہ سے کسی کو خود ہی سزا دیدیں اور اگر ہم ایسا کریں تو اسلام ہمیں مجرم ٹھہراتا ہے۔ اور قابل سزا گردانتا ہے۔ اس امر میں اسلام نے اس قدر سختی سے کام لیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سزا دینے والے کو ویسا ہی مجرم قرار دیا ہے جیسا کہ بلا وجہ حملہ کرنے والے کو۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شادی شدہ زنا کرے تو اس کی سزا رجم ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا یا رسول اللہ اس صورت میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی بیوی سے بدکاری کرتے ہوئے دیکھے اور اسے قتل کر دے تو اس پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا سزا دینا اس کا کام نہیں یہ عدالت کا کام ہے۔ اگر وہ ایسے اشتعال کے باوجود خود سزا دے گا۔ تو بھی اسے قاتل سمجھا جائے گا۔ اور وہ خود شریعت کا مجرم بن جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صریح فتوے کے بعد قیاس اور اجتہاد کی کوئی صورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی۔ اور اگر ہم سچے مسلم ہیں۔ تو ہمیں یقیناً آپ کے ادنےٰ سے ادنےٰ ارشاد کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور میرے نزدیک میاں عزیز احمد کے دوستوں کی سچی خیرخواہی اور دوستی یہی ہوگی۔ کہ وہ ان کو بتائیں کہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ اور اسلام کی تعلیم کے خلاف کیا ہے۔ اور خواہ کس قدر اشتعال کے ماتحت ہی ان کا فعل کیوں نہ ہو۔ وہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور ان کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سامنے توبہ اور استغفار کریں۔ اور پھر توبہ اور استغفار کریں۔ اور پھر توبہ اور استغفار کریں۔ اور توبہ اور استغفار کرتے ہی جائیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ان کے قصور کو معاف کر دے۔ اور اس کی بخشش ان کو ڈھانپ لے۔ کیونکہ گناہ گناہ ہی ہے۔ خواہ اسلام کی تائید کے نام پر کیا جائے۔ یا اپنے نفس کی خواہشات کے ماتحت کیا جائے۔

اسلام جھوٹ ظلم اور بے انصافی کا محتاج نہیں ہے

ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ یہ سلسلہ ایک سچا سلسلہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا قائم کردہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلے ہمیشہ سچائی اور انصاف اور رحم قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور سچائی اور انصاف اور رحم۔ جھوٹ اور بے انصافی اور ظلم سے کبھی قائم نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک صداقت اپنے قائم ہونے کے لئے جھوٹ کی محتاج ہے۔ تو اس کا قائم نہ ہونا قائم ہونے سے بہتر ہے کیونکہ اگر وہ اپنے قیام کے لئے جھوٹ کی محتاج ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس سے پہلے تو جھوٹ ایک گناہ کی شکل میں دنیا میں رائج تھا۔ مگر اس سچائی کے قیام کے لئے وہ ایک نیکی کی شکل میں قائم ہوا۔ اور اس کا انکار کون کر سکتا ہے۔ کہ وہ جھوٹ جو گناہ کی صورت میں رائج ہو مٹایا جا سکتا ہے۔ مگر وہ جھوٹ جو نیکی کی شکل میں رائج ہو مٹایا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اسکے مرتکب اُسے خدا کی رضا کا موجب سمجھ کر اختیار کرتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جو چیز خدا تعالےٰ کی رضا کا موجب سمجھی جائے۔ اسے چھوڑنے کے لئے کوئی تیار نہ ہوگا۔

پس میں اپنے دوستوں کو ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ اگر ان میں سے کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ اسلام جھوٹ اور ظلم اور بے انصافی کی مدد کا محتاج ہے۔ تو وہ اس خیال کو جس قدر جلد ہو سکے دل سے نکال دے۔ کیونکہ ایسا خیال رکھنا دوسرے الفاظ میں اس امر کا اقرار کرنا ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب نہیں۔ اور خدا کی مدد سے فتح نہیں پا سکتا۔ بلکہ شیطان کی مدد سے فتح پاتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ اور بے انصافی اور ظلم شیطانی ہتھیار ہیں۔ خدا تعالےٰ کے ہتھیار نہیں ہیں۔ اور شیطانی ہتھیار کی مدد سے فتح پانے والی شے یقیناً شیطانی ہی ہوگی۔

آنکھوں کے آنسوؤں سے گناہ کی آگ کو بجھائیں

پس یہ اسلام پر ظلم اور خدا تعالےٰ پر بدظنی ہے۔ کہ اسلام کو اپنی تائید کے لئے غیر اسلامی ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ پس چاہیئے کہ جو دوست اس غلطی میں مبتلا ہوں۔ وہ جلد سے جلد توبہ کریں۔ اور اپنے لئے بھی اور اپنے جیسے دوسرے غلطی خوردہ لوگوں کے لئے بھی استغفار کریں۔ اور اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے گناہ کی آگ کو بجھائیں کہ اس آگ کو یہی پانی بجھا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانون کو ہاتھ میں لینے والے سے کیا سلوک کیا جائیگا

مَیں نے اس خیال سے کہ شائد اسی قسم کی غلطی میں بعض افرادِ جماعت مبتلا نہ ہوں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لے گا اور کسی ذاتی یا جماعتی مخالفت پر ہاتھ اٹھائے گا۔ اسے میں آئندہ فوراً جماعت سے خارج کر دُوں گا۔ اور میں اس اعلان کو پھر اس جگہ دوہرا دیتا ہُوں۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مجرم کو سزا دینا حکومت کا کام ہے۔ پس جن جرائم کی سزا حکومتِ ہند نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ اس کی سزا وُہی دے سکتی ہے ہم میں سے کوئی نہیں دے سکتا۔ مگر جن امُور کو باہمی سمجھوتے سے طے کرنے کا حکومت نے راستہ کھلا چھوڑا ہے۔ ان کے متعلق یا تو ثالث مقدمہ سُنکر فیصلہ کر سکتے ہیں یا پھر ہمارے سلسلہ میں سلسلہ کے مقرر کردہ افراد فیصلہ کر سکتے ہیں۔ افراد کو ان معاملات میں بھی یکطرفہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ امُور جن میں باہمی سمجھوتوں کا دروازہ حکومت نے کُھلا رکھا ہے چھوٹی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور ان کی سزائیں الیسی نہیں ہوتیں۔ جو کوئی دیر پا اثر چھوڑیں۔ اور ان میں سزا پانے والے کی رضامندی ضروری ہوتی ہے۔ جیسے سکول ماسٹروں کو سزا دینے کا اختیار ہے۔ ہمارے سلسلہ میں چونکہ ہر احمدی سلسلہ کے قانون کی پابندی کا اقرار کرتا ہے۔ اس لئے ایسے امُور کو اس کی مستقل رضامندی کے ماتحت ہمارا محکمۂ قضا طے کرتا ہے لیکن اگر کوئی جماعت سے خارج ہو جائے۔ یا عملاً ہمارے قاضیوں سے فیصلہ کرانے سے انکار کر دے۔ تو پھر سلسلہ کو بھی کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ غرض یہ اختیار ایک طرف قانون کی اجازت اور ایک طرف مدعا علیہ کی اجازت سے مقید ہے۔ اور اگر ان دو شرطوں میں کوئی ایک شرط پوری نہ ہو۔ تو یہ اختیار باطل ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ سلسلہ کے اختیارات بھی کسی کو اس کے جُرم کی سزا دینے میں قانون کی اجازت اور ملزم کی رضامندی کے تابع ہیں۔ آزاد نہیں۔ تو افراد کو کس طرح اجازت ہو سکتی ہے۔ کہ آپ ہی آپ فیصلہ کر کے کسی شخص کو سزا دے دیں۔ اور سزا بھی ایسی کہ عدالتی فیصلہ کے بعد بھی اس کے اجراء کا حق افراد کو نہیں پہونچتا ﴿

جماعت کے لئے ابتلاء

دوستوں کو یہ امر بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ایسے افعال خواہ جماعت کے لئے بھی ابتلاء بن جاتے ہیں۔ اور تمام جماعت کے لئے ایک شدید ذہنی تکلیف کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً یہ واقعہ ہے۔ ایک طرف تو جماعت دیکھتی ہے۔ کہ ایک ناجائز او خلافِ شریعت فعل ہوُا ہے۔ جس کی مذمت ہمارا فرض ہے۔ دوسری طرف وُہ یہ دیکھتی ہے۔ کہ ایک نوجوان نے اشتعال میں محض محبتِ سلسلہ کے جذبہ سے متاثر ہو کر۔ نہ کہ کسی ذاتی جوش کی وجہ سے ایک فعل کیا ہے۔ اور اس شخص پر بھی انہیں رحم آتا ہے۔ اور اس کے دکھ سے وُہ دکھ پاتے ہیں۔ اب یہ مخالف جذبات جو ایک وقت میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک سخت عذاب ہیں۔ جس میں ساری جماعت مبتلا ہو جاتی ہے۔ وُہ نوجوان جس سے یہ فعل ہوُا ہے۔ اپنی جگہ تکلیف میں ہے۔ اور جماعت کے افراد ان متضاد جذبات کی وجہ سے اپنی جگہ تکلیف میں ہیں۔ اور ایسی تکلیف کی حالتیں ہمیشہ خلافِ شریعت افعال سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ شریعت کی اتباع میں ایسی حالت پیدا نہیں ہوتی ﴿

میاں عزیز احمد اور دوستوں کو نصیحت

خلاصہ یہ کہ میاں عزیز احمد صاحب کا یہ فعل اسلامی شریعت۔ اور سلسلہ کی روایات کے خلاف تھا۔ پس ایک طرف تو مَیں انہیں نصیحت کرتا ہُوں۔ کہ وُہ توبہ کریں۔ اور استغفار کریں۔ اور دوسری طرف میں دوسرے دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کسی سے ایسی حرکت سرزد ہُوئی۔ تو میں اسے فوراً جماعت سے خارج کر دوں گا۔ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو اس امر کی توفیق دے۔ کہ وُہ سلسلہ کی خدمت حق اور صداقت سے کر سکیں ﴿

انتہائی اشتعال دلانے والے کی ذمہ واری

میں اس جگہ اس شُبہ کا بھی ازالہ کر دینا چاہتا ہُوں۔ جو بعض لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ "لاتوں کے بھُوت باتوں سے نہیں مانا کرتے"! میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ کہ بعض گندی فطرت کے لوگ نصیحت اور وعظ سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اور جتنی ان سے نرمی کی جائے۔ اتنی ہی ان کی شرارت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنی فطرت کا خون کر چکے ہوتے ہیں۔ اور شرافت کو دفنا چکے ہوتے ہیں۔ اور میں اسے بھی تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جب انسانیت اور شرافت کی اپیلیں بالکل بے اثر ہو جاتی ہیں اور دُشمنوں کی گالیاں اور اتہام حد سے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ان کے حملے ناقابل برداشت ہوتے جاتے ہیں۔ تو بعض طبائع کے لئے اپنے نفس پر قابو پانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور ان کے دماغ پر ایک عارضی جنون کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اور اتہام جائز ذرائع کو بے اثر پاکر وُہ اپنی بے خودی میں ناجائز ذرائع کے استعمال پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس حالت کو قانون نے بھی نظر انداز نہیں کیا — اور بیسیوں ہائی کورٹ کے فیصلے ایسے ہیں۔ جن میں انہوں نے اس قسم کی اشتعال کی صُورت میں اشتعال دلانے والے کو برابر کا مجرم قرار دیکر سزا میں بہت حد تک تخفیف کر دی ہے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۰ء میں جو ایک ناگوار واقعہ محمد علی خان صاحب مرحوم کے ہاتھوں ظاہر ہوُا تھا۔ اس وقت بھی گو ان کی سزا میں ہائی کورٹ نے تخفیف نہیں کی تھی۔ لیکن اس امر کا اظہار زوردار لفظوں میں کیا تھا۔ کہ اس حملہ کی ذمہ داری بہت حد تک جماعت کے امام اور اس کے خاندان کو گالیاں دینے والے مستریوں پر ہے۔ اور ہائی کورٹ کے الفاظ قریباً یہ تھے۔ کہ ایک نہایت ہی اہم ذمہ واری اس واقعہ کے متعلق مباہلہ کے اخبار سے تعلق رکھنے والوں پر عائد ہوتی ہے۔

غرض اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ شریفانہ دلائل اور درخواستوں اور التجاؤں کو بالکل ٹھکرا دیتے ہیں۔ اور اشتعال انگیزی میں حد سے گذر جاتے ہیں۔ اور بعض طبائع کے لئے اس حالت کا زیادہ دیر تک برداشت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے اور سرکاری عدالتوں نے بھی اس صورت حالات کو تسلیم کیا ہے۔ اور بعض دفعہ سزاؤں میں بھی اس کا لحاظ رکھا ہے لیکن یہ امر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس اشتعال کی صورت میں حملہ کرنے کو بھی کسی نے غیر مجرم قرار نہیں دیا۔ نہ شریعت نے نہ قانون نے اور عدالتوں نے گو سزا میں بعض دفعہ تخفیف کر دی ہے مگر کبھی ایسے شخص کو معاف نہیں کیا ﴿

سخت اشتعال میں کوئی فعل کرنے والے کو معذور نہیں قرار دیا گیا

پس قانون اور شریعت نے اس حالت کو گو نیم مجبوری تسلیم کیا ہے۔ معذوری قرار نہیں دیا۔ اور جب تک ایک عمل کو معذوری قرار نہ دیا جائے اس وقت تک اس کے گناہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب تک ایک عمل گناہ ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس سے بچیں۔ ورنہ ہماری مثال وہی ہوگی۔ کہ ع

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ایک طرف ہم دشمنوں سے گالیاں بھی سنیں گے اور دوسری طرف خدا تعالٰے کی ناراضگی کا دروازہ کھولیں گے۔

برداشت نہ ہو سکے تو کیا کریں

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اگر ایسے موقعہ پر برداشت نہ ہو سکے۔ تو ہم کیا کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایسی صورت میں چاہیئے کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ دیں جس جگہ ان کے لئے اشتعال میں قانون شکنی کا امکان ہو۔ مثلاً ان ایام میں کہ قادیان ہماری مقدس بستی ہماری امیدوں کے مرکز ہمارے شعائر اللہ کے مقام کو بعض لوگوں نے فساد کی جگہ بنا رکھا ہے۔ اگر کسی شخص کو آج کل کے حالات کو دیکھکر معلوم ہو کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکیگا۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ کچھ دنوں کے لئے قادیان کو چھوڑ کر باہر چلا جائے تاکہ نہ وہ لوگ ایسے نظر آئیں۔ جن کو دیکھنا اس کے اندر اشتعال پیدا کرتا ہے۔ اور نہ وہ کسی خلاف قانون حرکت کا ارتکاب کرے۔ اور اس وقت واپس آئے جب وہ محسوس کرے کہ اس کے ابھرے ہوئے جذبات دب گئے ہیں۔ اور اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے اگر اشتعال میں آنے والے دوست اس پر عمل کریں۔ تو یقیناً وہ ابتلاء سے محفوظ ہو جائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اگر کسی شخص کو غصہ آئے تو وہ ٹھنڈا پانی پی لے۔ اگر وہ چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے اور اگر کھڑا ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ غصہ کی حالت کو اگر بدل دیا جائے تو غصہ بھی بدل جاتا ہے۔ اور پھر مومن کو یہ بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ مومن کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اگر مومن قانون کو ہاتھ میں لیں تو کیا ان کے ایسا کرنے سے فساد دور ہو جائے گا۔ اس کا نتیجہ تو صرف یہ نکلیگا۔ کہ ایک مخالف کی جان کو ضائع کرنے میں مومن کی قیمتی جان بھی ضائع جائے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالٰے پر سب سے گراں کام مومن کی جان نکالنا ہوتا ہے۔

پس جس جان کی قیمت اس قدر زیادہ ہو اسے ایک مخالف کی جان لینے کی خاطر کیوں ضائع کیا جائے۔ سوائے اس کے کہ باقاعدہ جہاد میں ایسا کرنا پڑے۔ غرض کسی نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھو۔ ایسے اعمال ناپسندیدہ ہیں۔ اور اس بارہ میں سب شبہات غلط فہمی یا قلت تدبر کا نتیجہ ہیں۔

پس دوستوں کو اپنے لئے بھی اور عزیز احمد کے لئے بھی استغفار کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالٰے ہم سب کے گناہوں کو معاف کرے۔ اور خلاف شریعت اعمال سے محفوظ رکھے۔

قرآن ہمارے لئے کامل ہدایت نامہ ہے

ہمارے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی اصل غرض قرآنی حکومت کا قیام ہے۔ اگر ہم اس غرض کو خود اپنے اعمال سے باطل کریں تو ہم سے زیادہ بدبخت کوئی نہیں ہو سکتا جو سپاہی اپنی ہی فوج پر حملہ کرے اس سے کیا فائدہ اور جو سرنگ اپنے ہی قلعہ کو اڑائے اس سے زیادہ خطرناک اور کیا شے ہو سکتی ہے۔ ہمیں ایک فیصلہ کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا قرآن ہر حالت کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے ہدایت نامہ ہے یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں اپنے سب اعمال اس کے تابع کر دینے چاہئیں۔ اور اگر نہیں تو پھر ہمیں جائز نہیں کہ ہم دنیا کو دھوکا دیں۔ اور کہتے پھریں کہ قرآن کامل کتاب ہے قرآن کامل کتاب ہے۔ اگر وہ کامل کتاب ہے۔ تو ہمیں اپنے عمل سے اس کی تصدیق کرنی چاہیئے اور اس کی اطاعت کا جوا خوشی سے اپنی گردن پر اٹھانا چاہیئے۔

اصولی ہدایت

قرآن کریم ہمیں اپنی زندگی کو صحیح طور پر صرف کرنے کے لئے ایک اصولی ہدایت دیتا ہے۔ جو یہ ہے۔

لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (سورہ البقرہ ع ۲۴)

ان آیات سے مندرجہ ذیل سات امور کا استنباط ہوتا ہے۔

غیر شرعی طریق سے جائز کام بھی ناجائز ہو جاتا ہے

(۱) پہلی بات اس آیت سے یہ مستنبط ہوتی ہے کہ غیر شرعی طریق سے جائز کام بھی ناجائز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ فرماتا ہے۔ کہ اپنے گھروں میں جن میں داخل ہونے کا تم کو ہر وقت اور پورا اختیار رہے انہیں بھی اگر تم دیواریں پھاند پھاند کر داخل ہو تو یہ امر خدا تعالٰے کے نزدیک نیکی نہیں سمجھا جائے گا۔ اس مثال سے یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے نے ہر ایک کام کے لئے ایک راستہ بنایا ہے۔ اگر تو انسان اس راستہ سے اس کام کو کرتا ہے تو اس کا کام نیکی قرار دیا جائے گا لیکن اگر کام نیک ہو۔ مگر اس کے کرنے کا طریق غلط ہو۔ تو پھر وہ عمل نیک نہیں رہے گا۔ مثلاً نماز ایک نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص بغیر وضو کے نماز پڑھے یا پہلے نماز پڑھ لے اور بعد میں وضو کرے یا بے وقت نماز پڑھے تو باوجود اس کے کہ وہ نماز پڑھے گا جو ایک عبادت ہے۔ وہ اللہ تعالٰے کو خوش نہیں کر سکیگا۔ بلکہ ایک بدی کا مرتکب ہوگا۔ بعینہ اسی طرح اظہار غضب ہے۔ اللہ تعالٰے نے غیرت کو ایک نیکی قرار دیا ہے۔ اللہ تعالٰے خود بھی نہایت غیرت مند ہے۔ اور وہ بری باتوں پر اظہار غضب بھی کرتا ہے۔ لیکن غیرت کے جائز موقعہ پر بھی اگر کوئی شخص غیرت کا اظہار غلط طریق پر کرے۔ اور شریعت جس موقعہ پر غضب کی اجازت دیتی ہے۔ غضب تو اسی موقعہ پر ظاہر کرے لیکن اس کا طریق بدل دے تو یہ گناہ ہو جائے گا۔ مثلاً شریعت اظہار غیرت یا اظہار غضب کا یہ طریق بتائے کہ اس جگہ سے مومن اٹھ جائے۔ مگر مومن بجائے وہاں سے اٹھ کر چلے جانے کے لڑنے لگے۔ تو شریعت اس مومن کو بھی گناہگار قرار دیگی

نیک کام کو نیک راہ سے بجا لانا چاہیئے

دوسری بات جو اس آیت سے مستنبط ہوتی ہے یہ ہے کہ نیکی تقوےٰ کا نام ہے۔ یعنی نیک کام کو نیک راہ سے بجا لانا۔

پس مومن کا فرض ہے کہ ہر گھر میں اس کے دروازہ سے داخل ہو۔ یعنی ہر نیک کام کے لئے خدا تعالٰے نے جو طریق تجویز کیا ہے اس طریق سے اس کام کو کرے اور جو شخص اس طریق سے کام نہ کرے وہ نیک نہیں کہلا سکتا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جو لوگ اشتعال دلانے والے ہیں اور مذہب کے بارہ میں ہنسی اور مذاق کرتے ہیں ان کے ساتھ معاملہ کرنے کے بارہ میں اللہ تعالٰے نے ہمیں کیا ہدایت دی ہے۔ وہ ہدایت اظہار غضب کی عمارت اور اظہار غیرت کی عمارت کے لئے دروازہ سمجھی جائے گی۔ اور اس کے سوا کسی اور دروازہ سے داخل ہونا ناجائز ہوگا سو ہم قرآن کریم میں دیکھتے ہیں کہ اس بارہ میں تین منفی ہدایات ہیں یعنے ایسی ہدایات جن میں اشتعال دلانے والے لوگوں کی اشتعال انگیزی سے محفوظ رہنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اول تو سورۂ نساء میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۔ (نساء ع ۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

~~273~~ 274

یعنی قرآن میں اللہ تعالےٰ کا یہ حکم نازل کیا گیا ہے۔ کہ جب مومن کسی مجلس میں دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کی آیات کا معاندانہ طور پر انکار کیا جارہا ہے۔ اور اس سے ہنسی کی جارہی ہے۔ تو اس وقت ایسے لوگوں کی مجلس میں مومن نہ بیٹھے۔ اور وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ اور اس مجلس سے اس وقت تک اجتناب کرے کہ معاند لوگ اس ذکر کو چھوڑ کر کسی اور بات میں جو اس قسم کی اشتعال انگیز نہ ہو مشغول ہوجائیں۔ اگر کوئی مومن اس پر عمل نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک وُہ بھی ہنسی کرنے والوں میں سمجھا جائے گا۔ یہ حکم ان لوگوں کے متعلق ہے۔ جو کبھی کبھار غلطی کرتے ہیں۔ عام طور پر ہنسی اور مخول کے عادی نہیں ہوتے۔

دوسرا حکم قرآن کریم نے ان لوگوں کے متعلق دیا ہے۔ جو ہنسی اور مذاق کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں۔ اُن کے بارہ میں فرماتا ہے۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود ع۱۰) یعنے جو لوگ دین کے معاملہ میں ظلم کے عادی ہیں۔ اُن کی مجلسوں سے کلی اجتناب کرو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو تم آگ میں پڑ جاؤ گے۔ آگ میں پڑ جاؤ گے کے یہی معنی ہیں۔ کہ اگر بے غیرتی دکھاؤ گے۔ تو بھی خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے آجاؤ گے۔ اور اگر جوش میں آکر کوئی خلافِ شریعت بات کر بیٹھو گے تب بھی عذاب میں مبتلا ہوگے۔ پس جبکہ ایسی مجالس اور ایسے لوگوں کا قرب تمہارے لئے ہلاکت کا موجب ہیں۔ تو ان سے اجتناب کرنا ہی تمہارے لئے اچھا ہے۔

ان دونوں ہدایتوں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب دشمن اشتعال دلائے تو مومن کو چاہیئے۔ کہ اس کے پاس جانے سے اجتناب کرے۔ اور اس سے دُور بھاگے۔ تاکہ اس کا نفس جوش میں آکر اس سے کوئی ناجائز حرکت نہ کروادے۔ یا اس کا دل غیرت کا جذبہ کھو کر خدا تعالےٰ کے غضب کو اپنے اوپر نہ بھڑکا لے۔

ذکرِ الٰہی اور دُعا میں لگ جاؤ

تیسری ہدائت قرآن کریم اس حالت کے متعلق دیتا ہے۔ کہ جب انسان باوجود کوشش کے ایسے مواقع سے نہیں بچ سکتا۔ اور وُہ یہ ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ۔ (اعراف ع۲۴) یعنے متقیوں کو جب مخالفوں کے اشتعال دلانے سے اشتعال آجائے۔ تو وُہ فوراً ذکر الٰہی شروع کر دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ فوراً ان کا غصہ حد کے اندر آجاتا ہے۔ اور وُہ عقل کے مارے جانے والی کیفیت جو انسان سے جرائم کا ارتکاب کرا دیتی ہے دُور ہوجاتی ہے۔ اور وُہ پھر دانائی اور تدبر کے مقام پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔

غرض اشتعال کے مواقع کے لئے قرآن کریم نے ہمیں تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ اور وُہ اظہارِ غیرت اور اظہارِ غضب کے خلق کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہیں۔ انہی دروازوں میں سے گزر کر انسان غضب اور غیرت کی عمارت میں داخل ہوسکتا ہے۔ ان کو چھوڑ کر کسی اور دروازہ سے داخل ہونا مومن کے لئے جائز نہیں ہے۔

خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور انسانی کامیابی کی راہ

تیسری بات جو مذکورہ بالا آیات سے مستنبط ہوتی ہے یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اوپر کے بتائے ہوئے راستہ میں ہے بلکہ خود انسان کی کامیابی بھی اسی راہ پر چلنے میں ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے لعلکم تفلحون۔ یعنے یہ حکم ہم نے یونہی نہیں دیئے۔ تمہاری ترقی اور کامیابی بھی اسی طریق سے وابستہ ہے۔ کامیابی کا اس امر کے ساتھ وابستہ ہونا ایک ظاہر امر ہے۔ جو راستے کسی عمارت میں داخل ہونے کے ہوں۔ جب انسان ان راستوں سے داخل ہو۔ تبھی وُہ بغیر کسی تکلیف کے اپنے مدعا کو پا سکتا ہے۔ اگر ان راستوں کو چھوڑ کر دیواریں پھاندنی شروع کرے۔ تو اس کی تکلیف بڑھ جائے گی۔ اور اس کی حماقت کی بھی لوگ الگ شکائت کرنے لگیں گے۔ اس زیر بحث سوال میں کامیابی کا تعلق اس طرح ظاہر ہے کہ جب انسان جوش میں آتا ہے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے چنانچہ سورۃ اعراف کی جو آئت میں نے اوپر درج کی ہے۔ اس میں یہی بتایا ہے۔ کہ اگر انسان غصہ کے ماتحت کام کرے۔ تو اس کا کام عقل کی مدد سے نہیں ہوتا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جس قوم کے کام عقل کی مدد سے نہ ہوں گے۔ وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ پس چاہیئے کہ اپنے کاموں کو عقل کے تابع رکھے۔ تاکہ ہر قدم اٹھاتے ہوئے اُسے معلوم ہو کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اور وُہ ان افعال سے بچ سکے جنکا نتیجہ بُرا نکلتا ہو۔

کسی پر جارحانہ حملہ کرنا خلافِ شریعت ہے

چوتھی بات ان آیات سے یہ مستنبط ہوتی ہے۔ کہ کسی شخص پر جارحانہ حملہ کرنا خلافِ شریعت ہے چنانچہ آیات مذکورہ بالا میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم یعنی تو تمہارے لئے جائز ہے کہ اگر کوئی تم پر قاتلانہ حملہ کرے۔ تو تم اپنا بچاؤ کرو۔ لیکن تمہارے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ تم خود کسی پر جاکر حملہ کردو۔

مقررہ حدود کے اندر دفاع جائز ہے

پانچواں استنباط ان آیات سے یہ ہوتا ہے۔ کہ دفاع بھی وہ جائز ہے۔ جو مقررہ حدود کے اندر ہو یعنے دفاع میں بھی انسان پوری طرح آزاد نہیں۔ اس کے لئے بھی قیود اور شرائط ہیں۔ اور ان قیود اور شرائط سے آزاد ہوکر جو دفاع کیا جائے وہ بھی ناجائز اور حرام ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی کو تھپڑ مارے۔ تو جس شخص کو تھپڑ مارا گیا ہے۔ اس کیلئے یہ درست نہ ہوگا۔ کہ اس تھپڑ سے بچنے کے لئے دوسرے شخص کا سر پھوڑ دے

مظلوم جو خدا کی نظر سے گرجاتا ہے

چھٹی بات ان آیات سے یہ مستنبط ہوتی ہے۔ کہ اگر کوئی ان قیود کو توڑ دے تو باوجود مظلوم ہونے کے خدا تعالےٰ کی نظروں سے وہ گر جائے گا۔ کیونکہ فرماتا ہے ان اللہ لایحب المعتدین اگر تم دفاع میں بھی اعتدال سے کام لو۔ اور خدا تعالےٰ کی مقرر کردہ قیود کو نظر انداز کردو۔ تو تم اللہ تعالےٰ کی محبت کھو بیٹھو گے۔ اور اسکی نصرت تم سے جاتی رہے گی۔

یہ وہ احکام ہیں جو قرآن کریم نے اصولی طور پر ہمیں اپنے مخالفوں کے مقابلہ کے لئے دیئے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ جب تک ہم ان قواعد کی پابندی نہیں کرتے نہ ہمارا ایمان کامل ہوسکتا ہے۔ اور نہ ہم کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اور اس میں بھی کیا شک ہے کہ اگر ہم خود قرآن کریم کے احکام کو اپنی سب ضروریات کو پورا کرنیوالا قرار نہ دیں۔ تو ہم دشمنوں کے سامنے یہ دعویٰ پیش نہیں کرسکتے۔ کہ ہماری کتاب مکمل کتاب ہے۔ تم اسکو تسلیم کرلو۔ کیونکہ اس صورت میں وہ جواب دینگے۔ کہ جب تم لوگ خود اسکو اپنے لئے کافی نہیں سمجھتے اور بعض موقع پر اپنے لئے اس کے بتائے ہوئے راستہ کے سوا اور راستہ تلاش کرتے ہو تو ہم کو کس مونہہ سے اسکی طرف بلاتے ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اسلام کا اہم جزو ہے

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں - یہ ہے - کہ موجودہ فتنہ خلافت کے خلاف ہے - ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلافت اسلام کا ایک اہم جزو ہے - اور جو اس سے بغاوت کرتا ہے - وہ اسلام سے بغاوت کرتا ہے - اگر ہمارا یہ خیال درست ہے - تو جو لوگ اس عقیدہ کو تسلیم کرتے ہیں - ان کے لئے الامام جنّۃ یقتل من ورائہ کا حکم بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے - کیونکہ خلافت کی غرض تو یہ ہے - کہ مسلمانوں میں اتحادِ عمل اور اتحادِ خیال پیدا کیا جائے - اور اتحادِ عمل اور اتحادِ خیال خلافت کے ذریعہ سے ہی پیدا کیا جاسکتا ہے - اگر خلیفہ کی ہدایات پر پورے طور پر عمل کیا جائے - اور جس طرح نماز میں امام کے رکوع کے ساتھ رکوع اور قیام کے ساتھ قیام - اور سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا جاتا ہے - اسی طرح خلیفۂ وقت کے اشارہ کے ماتحت ساری جماعت چلے - اور اس کے حکم کے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرے - نماز کا امام جو صرف چند مقتدیوں کا امام ہوتا ہے - جب اس کے بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اس کے رکوع اور سجدہ میں جانے سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے یا اس سے پہلے سر اٹھاتا ہے - وہ گنہگار ہے - تو جو شخص ساری قوم کا امام ہو - اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہو - اسکی اطاعت کتنی ضروری سمجھی جائے گی - چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے فرماتے ہیں - کہ :-

الامام جُنّۃ یُقتل من ورائہ

تم اپنی انفرادی عبادتوں میں شریعت اسلامیہ کے مطابق جس طرح چاہو عمل کرو - لیکن اپنی قوم کے مخالفوں کے مقابلہ کا جب وقت آئے - اس وقت تمہاری سب آزادی سلب ہو جاتی ہے اور تم کو حق نہیں پہونچتا - کہ امام کی موجودگی اور آزادی کے وقت میں تم اس بارہ میں کوئی آزاد فیصلہ کرو - بلکہ چاہیئے - کہ امام تمہارے لئے بطور ڈھال کے ہو - جس طرح سپاہی ڈھال کے پیچھے چلتا ہے - اور سمجھتا ہے کہ میں ڈھال سے ادھر اُدھر ہوا - اور مرا - اسی طرح تم سب امام کے اشارہ پر چلو - اور اس کی ہدایات سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر نہ ہو - جب وُہ حکم دے - بڑھو - اور جب وُہ حکم دے ٹھہر جاؤ - اور جدھر بڑھنے کا وُہ حکم دے - اُدھر بڑھو - اور جدھر سے ہٹنے کا وُہ حکم دے - ادھر سے ہٹ آؤ -

اس حکم کی جب تک فرمانبرداری نہ کی جائے - خلافت ایک بے معنی شے رہ جاتی ہے - اور وُہ اتحاد جس کے پیدا کرنے کے لئے اسلام نے یہ سب سامان پیدا کیا ہے کسی طرح بھی پیدا نہیں ہوسکتا - اور اسلام کی وُہ ترقی جو اس اتحاد سے مقصود ہے - حاصل نہیں ہوسکتی - اُدھوری اتباع صرف طاقت کو ضائع کرنے والی ہوتی ہے - اس سے صرف لوگوں کی آزادی چھنتی ہے - اور وُہ شیریں پھل نہیں پیدا ہوتے - جن پھلوں کا پیدا کرنا اللہ تعالے کا منشا ہے - اور جن پھلوں کو کھا کر مومن اسی دنیا میں جنت کے مزے لُوٹ سکتا ہے

دُعا اور صبر کی تلوار سے کام لو

اس اصل کو مدنظر رکھ کر دوست دیکھیں - کہ گزشتہ ایام میں میں نے انہیں کیا نصیحتیں کی تھیں - اول چند ہفتے ہی ہوئے ہیں - کہ میں نے اپنے لڑکے مرزا منور احمدؐ کا ذکر کیا تھا - کہ وُہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں ایک لڑائی میں شامل ہوگیا - اس وجہ سے کہ اسے کسی نے تھپیڑ مار دیا تھا - میں نے بتایا تھا - کہ مجھے اس امر کا سخت صدمہ ہوا - اور میں نے اسے اس پر زجر کی - اور کہا - کہ کسی سے مار کھا کر مار لینا تو ایک شریف ہندو اور ایک شریف عیسائی سے بھی متوقع ہے - تم جو مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے ہو تم نے کیوں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل نہ کیا - کہ ع

گالیاں سُن کر دعا دو - پاکے دکھ آرام دو -

اور میں نے اسے کہا - کہ اگر تم ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل نہ کروگے - تو دوسرے لوگوں پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے -

یہ واقعہ میں نے اس قدر قریب کے زمانہ میں دوستوں کو سُنایا تھا - کہ اسے اس قدر جلد فراموش نہیں کیا جاسکتا تھا - مگر افسوس کہ آپ میں سے بعض نے اسے فراموش کردیا - اس لئے اب میں پھر جماعت کی توجہ اس طرف پھراتا ہُوں - کہ میری پالیسی یہی ہے - کہ صبر سے کام لو - اور اینٹ کا جواب اینٹ سے - اور پتھر کا جواب پتھر سے نہ دو - بلکہ گالیاں سُنو - اور خاموش رہو اشتعال پیدا ہو - تو اس جگہ کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب ہمارے خدا کے امتحان ہیں - وُہ ہم کو اس روحانی جنگ کے لئے جو اسلام کی فتح کے لئے رُوحانی ہتھیاروں سے لڑی جانے والی ہے تیار کر رہا ہے - اگر اس نے ہم سے ظاہری تلواریں چلوانی ہوتیں - تو وُہ ہم کو ظاہری حکومت اور ظاہری فوج بھی عطا کرتا - لیکن اس نے ایسا نہیں کیا جس سے صاف ظاہر ہے - کہ وُہ ہم سے دُعا اور صبر کی تلوار چلوانا چاہتا ہے - نہ کہ لوہے کی تلوار -

اسلام اور شریعت کے خلاف کوئی حرکت نہ کرو

دوسری نصیحت میں نے اس کے بعد بالکل قریب عرصہ میں کی تھی - جو یہ ہے - "پھر بھی چونکہ ہر جماعت میں کچھ نہ کچھ کمزور لوگ ہوتے ہیں - اور وہ غلطی کر سکتے ہیں - اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں - کہ ایسے اشتعال کے موقعہ پر انسان کے ایمان کی آزمائش ہوتی ہے - پس اپنے ایمانوں کو درست رکھو - اور کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کرو - جو اسلام اور شریعت کے خلاف ہو - تم کو اس بات کا احساس ہو - یا نہ ہو - لیکن میرے دل میں خلافت کی ایک بکری کی مینگنی کے برابر بھی قیمت نہیں ہوسکتی - اگر اس کی تائید کے لئے جھوٹ اور فریب سے کام لیا جائے - خلافت اسی وقت تک قابلِ قدر ہے جب صداقت کی تلوار سے اس پر حملہ آوروں کا مقابلہ کیا جائے - اور انصاف کے تیروں سے اس کی حفاظت کی جائے - پس یاد رکھو - کہ خواہ کیسی ہی حالت پیش آئے - تم عدل اور انصاف کو نہ چھوڑو - اور جو سچائی ہو - اسے اختیار کرو - تا دشمن کو تمہارے متعلق کسی قسم کے اعتراض کا موقعہ نہ ملے - اور یاد رکھو - کہ اگر کوئی شخص تمہیں جھوٹ بولنے کی ترغیب دیتا ہے - تو خواہ وُہ ناظر ہی کیوں نہ ہو - تم فوراً اس کی رپورٹ میرے پاس کرو - کیونکہ ہمارے پاس ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہیں - ہم کنگال اور خالی ہاتھ ہیں - اگر ایمان کی دولت بھی ہمارے ہاتھ میں نہ رہی - اور اگر ہم نے اسے بھی چھوڑ دیا - تو پھر ہماری حالت وہی ہوگی - جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ سہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

پس صداقت اور انصاف سے کام لو - اور غیرت اور قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کرو - مگر یاد رکھو تم نے

ظلم نہیں کرنا - اور جھوٹ نہیں بولنا

اور اگر کوئی شخص تمہیں ظلم کرنے - یا جھوٹ بولنے کی تعلیم دیتا ہے - تمہیں کہتا ہے - کہ جاؤ - اور اپنے دُشمن کو مار آؤ - یا جاؤ اور اسے پیٹو - تو تم فوراً سمجھ جاؤ - کہ تمہارے سامنے ایمان کا جُبّہ پہنے ایک شیطان کھڑا ہے - اور تم فوراً سمجھ لو - کہ وُہ میری نافرمانی کرنے والا ہے - اور میری اطاعت سے مونہہ موڑنے والا انسان ہے - تم فوراً میرے پاس آؤ - اور ایسے شخص کی شکایت کرو - اور اس گندے وجود کو کاٹنے کی جلد تر کوشش کرو - ایسا نہ ہو - کہ وُہ باقی قوم کو بھی گندہ کردے " (الفضل ۲۹ جولائی ۳۷ء صہ ۱۲ - کالم ۱ و ۲ و ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس عبارت کو پڑھکر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے اسے اپنی پالیسی اچھی طرح کھول کر نہیں بتا دی۔ پھر اگر آپ لوگ میری اس واضح پالیسی پر عمل نہ کریں تو میں کیونکر یقین کروں۔ کہ آپ لوگ پوری طرح میرے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں امام کا فائدہ یہی ہے کہ اس کے حکم کے مطابق ساری جماعت ایک آواز اٹھائے۔ پس جب تک امام ایک جماعت میں موجود رہے۔ اور ایک خاص پالیسی کو اس کے عمل کے لئے پیش کر رہا ہے۔ اس وقت تک اس جماعت کے لئے کوئی دوسرا قدم اٹھانا درست اور جائز نہیں۔ ہاں جس امر میں وہ خاموش ہو اور وہ امر جماعت سے نہیں۔ بلکہ افراد سے تعلق رکھتا ہو۔ افراد اپنے لئے شریعت کے مطابق طریق عمل تجویز کرنے میں آزاد ہوتے ہیں۔ مگر جس امر کے متعلق امام ایک حکم دے اس میں اس کے حکم کے خلاف وہ امور بھی جائز نہیں ہوتے۔ جن کو دوسرے حالات میں شریعت نے جائز قرار دیا ہو۔

اطاعت امام کی اہمیّت

قرآن کریم نے اطاعت امام کو ایسا اہم قرار دیا ہے کہ اس کے بعد کسی اور نصیحت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ فرماتا ہے:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ (انفال ع ۳) یعنی اے مومنو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور رسول کا حکم سن لینے کے بعد اس کے حکم سے ادھر ادھر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین پر چلنے والی مخلوق میں سے سب سے بدتر وہ مخلوق ہے۔ جو گونگی بہری ہو۔ اور عقل سے کام نہ لے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اس مخلوق میں کوئی نیکی دیکھتا تو ضرور انہیں اپنی اور اپنے رسول کی بات سنوا دیتا۔ اور اگر انہیں وہ اس وقت وہ بات سنوا دیتا۔ تو اپنی موجودہ حالت کے مطابق تو وہ یہی کرتے کہ اس سے نفرت سے منہ پھیر لیتے اور ماننے سے انکار کر دیتے اے مومنو! جس وقت خدا اور اس کا رسول تم کو روحانی زندگی بخشنے کے لئے بلائیں تو تم ان کی بات کو فوراً قبول کر لیا کرو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ آخر تم سب نے اس کی طرف اکٹھا کر کے لیجایا جانا ہے اور چاہیئے کہ تم اس فتنہ سے بچو۔ جو صرف تم میں سے غلطی کرنے والوں تک محدود نہ رہیگا۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی سزا بہت سخت ہوتی ہے۔

ان آیات میں گو اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہے۔ لیکن جیسا کہ قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ رسول کے متعلق جو احکام نظام سلسلہ کے متعلق ہیں وہ رسول کے خلفا کے متعلق بھی ہیں اور یہاں چونکہ نظام کے بارہ میں احکام ہیں یہ جس طرح رسول کے بارہ میں ہیں اسی طرح انکے خلفا کے متعلق بھی ہیں۔ نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے۔ پس رسول کے نائبوں کی اطاعت رسول کی اطاعت میں شامل ہے۔

اس تمہید کے بعد میں بتانا چاہتا ہوں کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو تاکید کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت کریں۔ اور اس میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیں۔ اور اطاعت میں وہ اس قدر بڑھ جائیں۔ کہ کان میں آواز پڑنے کے بعد پھر کوئی نافرمانی کی مثال نہ ملے۔ پھر فرماتا ہے کہ مسلمانوں میں یہ مثال نہیں ملنی چاہئیے۔ کہ منہ سے تو کہیں ہم فرمانبردار ہیں لیکن عمل سے فرمانبردار نہ ہوں۔ پھر فرماتا ہے۔ کہ مومنوں کو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اس جدید نظام کے قیام کی اصل غرض ہی یہ ہے کہ پہلی قومیں گونگی اور بہری ہو گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو سنکر لبیک کہتے ہوئے نہیں دوڑتیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت ان سے جاتی رہی ہے۔ اور اس نے اپنے لئے تم کو منتخب کیا ہے۔ تاکہ تم اس کی بات سنو اور سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑو۔ اس کے بعد فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول کے احکام ہی وہ احکام ہیں جو انسان کو کامل اور دائمی زندگی عطا کرتے ہیں۔ جو ان سے دور ہو وہ گویا مردہ ہے۔ جو روحانی زندگی سے محروم ہے۔ پس جبکہ ساری دنیا روحانی طور پر مردہ ہے۔ تم کو چاہئیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جن کے دروازے ان دنوں خاص طور پر کھلے ہوئے ہیں۔ بڑھ بڑھ کر حاصل کرو۔ اور اس کی صورت یہی ہے۔ کہ کامل مطیع ہو جاؤ۔ اور ہر وقت بیدار اور ہوشیار رہو ادھر خدا تعالیٰ کی طرف سے یا اس کے رسول کی طرف سے آواز آئے ادھر تم لبیک لبیک کرتے ہوئے دوڑ پڑو۔ اور یاد رکھو کہ برکات اور فضلوں کے نزول کے بھی خاص اوقات ہوتے ہیں۔ جو شخص ان اوقات سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ آخر اس کا دل بھی مردہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ بھی منکروں کی طرح خدا اور اس کے رسول کی آواز کے سننے سے محروم رہ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ جو شخص بشاشت اور اخلاص سے اس کے اور اسکے رسول کی آواز کو نہیں سنتا اور اپنے نفس کو ان کے حکم سننے کے لئے آمادہ نہیں کرتا۔ اور انانیت اور کبر کے دو زہر اس میں موجود ہوتے ہیں۔ اور سفلی زندگی کا کوئی حصہ اس میں باقی رہ جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے دل کو سخت کر دیتا ہے۔ پھر اگر ایسے شخص کا دماغ سچائی کو قبول بھی کرلے اور اس کی فکر اور عقل اسے صحیح بھی تسلیم کرلے تب بھی اس کا دل چونکہ مردہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے دماغ اور دل کے درمیان میں ایک دیوار حائل کر دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے دل دماغ کا حکم ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ اور گو عقل ایسے انسان کی تسلی پا چکی ہوتی ہے۔ مگر اس کا قلب عمل کرنے سے دریغ کرتا ہے۔ اور نفس اطاعت الہیٰ میں لذت نہیں پاتا۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا شخص ایمان کے مرتبہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور وہ زندگی جو مومنوں کے لئے مقدر ہے اس شخص کو حاصل نہیں ہوتی۔

اپنے بھائیوں کے افعال کی نگرانی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب ہم تم سے ایسی اطاعت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر شخص اپنے نفس کو بھول کر گویا قوم کے وجود کا حصہ ہو جائے تو اس کے جہاں فوائد ہونگے وہاں نقصان بھی ہونگے۔ یعنی ایسی منظم قوم کا اگر ایک فرد کوئی غلطی کرے گا تو لوگ اسے ساری قوم کی طرف منسوب کرینگے۔ کیونکہ ان کے نظام کو دیکھتے ہوئے لوگ اس امر کے سمجھنے سے قاصر ہوں گے۔ کہ کسی شخص نے بغیر باقی قوم کے مشورہ کے کوئی کام کیا ہو۔ پس فرماتا ہے۔ کہ یہ ایک سخت خطرہ ہے۔ جو نظام کے ساتھ لاحق ہوتا ہے

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات
منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل ادیب ادیب عالم۔ ادیب فاضل ۱۹۳۸ء کے قواعد اور مکمل فہرست کتب نصاب مفت طلب کریں۔
سٹوڈنٹس اون بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں ہزاروں خوبیاں بھی ہیں اور بعض خطرات بھی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب ایک منظم قوم کا کوئی فرد کوئی غلطی کرتا ہے تو لوگ اسے ساری قوم کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور اس کو انفرادی فعل قرار دینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس لئے مومنوں کو چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کے افعال کی نگرانی کریں اور افراد کو بھی چاہیئے کہ جب کوئی کام کرنے لگیں۔ اس خطرہ کو سامنے رکھیں۔ کہ ہمارا کام ساری قوم کی طرف منسوب ہوگا۔ اور ہم اپنی غلطی سے جماعت کو بدنام کر دینگے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی جماعت کو بدنام کر کے خدا کے غضب کو بھڑکانے والے ہونگے۔

دیکھو کس لطیف پیرایہ میں خضر نے نظام کی ضرورت اور پھر اس کے بعض خطرات کو بیان کیا ہے۔ جن کو مدنظر رکھے بغیر نظام کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ہماری جماعت کے وہ دوست جو فکر کرنے کے عادی ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ہمارا گزشتہ تجربہ ان آیات کے مضمون کی صداقت کا کیسا شاہد ہے جب بھی ہماری جماعت نے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا ہے تھوڑے سے سامان سے عظیم الشان نتائج پیدا ہوئے ہیں اور جب بھی ہم میں کسی سے کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ ساری جماعت کی بدنامی ہوئی ہے حالانکہ دوسری اقوام کا معاملہ بالکل مختلف ہے ان کا کوئی فرد غلطی کرتا ہے۔ تو وہ قوم کی طرف منسوب نہیں ہوتی۔ جس کی یہی وجہ ہے کہ وہ جماعتیں منظم نہیں ہیں اس لئے جہاں وہ تنظیم کے فوائد سے محروم ہیں وہاں اس کے خطرات سے بھی وہ محفوظ ہیں۔

ہماری مثال بتیس دانتوں کے درمیان زبان کی سی ہے

مجھے افسوس ہے کہ اس قسم کے واقعات خواہ کتنے ہی قلیل ہوں ان سے ہمارے کام کو بہت نقصان پہنچا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت مصائب اور مخالفت کے اوقات میں جس صبر کا نمونہ دکھاتی ہے اس کی مثال دوسری اقوام میں نہیں پائی جاتی لیکن ہماری مثال بتیس دانتوں کے اندر رہنے والی زبان کی سی ہے جو بات دوسرے لوگوں میں عیب نہیں سمجھی جاتی ہم میں عیب سمجھی جاتی ہے اور لوگ ہم سے ایسے اخلاق کا مطالبہ کرتے ہیں جن کا دوسروں سے مطالبہ نہیں کرتے اور میں سمجھتا ہوں ہمارے دعووں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا یہ مطالبہ درست بھی ہے پس جب کبھی ہمارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے کوئی ابتلا آئے وہ جماعت کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔

موجودہ فتنہ کے فوائد

میں التوا میں مثنوی رومی کے اس قول کا بڑے وثوق سے قائل ہوں کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

اور کئی دفعہ اس سے متعلق اپنے خطبات میں بیان بھی کر چکا ہوں موجودہ فتنہ بھی درحقیقت ایک رحمت الٰہی تھا اگر یہ واقعہ نہ ہو جاتا۔ اس واقعہ نے ان فوائد کو جو اس فتنہ سے پہنچنے والے تھے۔ کم سے کم کچھ عرصہ کے لئے پیچھے ڈال دیا۔ میرا تجربہ ہے کہ جو ایسے فتنے اٹھتے ہیں وہ مومنوں کے ایمان کو بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ بے شک وہ کمزوروں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں۔ مگر کمزوروں کا ساتھ رہنا تو کوئی فائدہ کی بات نہیں ہوتی۔ کمزور کا نکل جانا اس کے اندر رہنے سے اچھا ہوتا ہے۔ پس جو نقصان ایسے فتنوں کا ہوتا ہے وہ ظاہری نقصان نظر آتا ہے اصل میں وہ نفع ہوتا ہے اور جو فائدے ہوتے ہیں۔ یعنی جماعت میں بیداری کا پیدا ہونا اور دعاؤں کی کثرت اور انابت الی اللہ اور دین کے لئے ایثار کا جوش یہ باتیں مستقل ہوتی ہیں۔ اور ان کی مدد سے جماعت کہیں کی کہیں نکل جاتی ہے اور دشمن جو نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ اس ترقی کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے جیسا کہ احرار کے فتنہ کے وقت میں ہوا مگر ایسے ابتلا جن سے ترقی ہوتی ہے وہی ہوتے ہیں جو یا اللہ تعالےٰ کی طرف سے بیداری کے لئے آتے ہیں یا معاندوں کی طرف سے تباہ کرنے کے لئے اٹھائے جاتے ہیں۔ اول الذکر فتنوں میں مومن اگر صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی محبت اس سے اور بھی بڑھ جاتی ہے اور ثانی الذکر فتنوں میں اگر مومن اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی غیرت بھڑک کر اس کے لئے آسمانی تائیدات کے سامان پیدا کر دیتی ہے لیکن یہ فتنے جو خود اپنے ہی کسی آدمی کی غلطی سے پیدا ہو جائیں ترقیات کے راستہ میں روک بن جاتے ہیں اور ان کا علاج یہی ہوتا ہے کہ جس سے غلطی ہو وہ بھی استغفار کرے۔ اور دوسرے مومن بھی استغفار کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (انفال پ ۹ ع ۱۸)

یعنی عذاب دو ہی طرح رکتا ہے یا تو اس طرح کہ ظاہری یا باطنی قرب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہو۔ اور یا پھر اس طرح کہ انسان اس بُعد پر جو اسے اپنی غلطی کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہو گیا ہو۔ اور وہ جو ترک سنت نبوی کر چکا ہو اس پر استغفار کرے۔ اور اپنے گناہ کی اللہ تعالےٰ سے معافی مانگے۔ غرض عذاب سے نجات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں ہے یا پھر اگر کسی وقت انسان اس قرب سے محروم رہ جائے تو بعد کے احساس اور اس کے دور ہونے کے لئے گریہ وزاری کرنے میں ہی ہے۔

تازہ تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ

اس میں کوئی شک نہیں کہ جو گند گزشتہ دنوں میں اچھالا گیا ہے وہ کم سے کم ان دنوں میں تو اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس فتنہ کی پشت پر احرار اور اہل پیغام اور کئی ہندوؤں سکھوں اور بعض حکام کی امداد بھی ہے لیکن احرار کا فتنہ جو گزشتہ ایام میں ہوا وہ بھی بعض دوسری حیثیتوں کی وجہ سے معمولی فتنہ نہ تھا اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ الامام جنة یقتل من ورائه پر عمل کر کے آپ نے اس میں کیسی عظیم الشان کامیابی حاصل کی یہ نمونہ احکام الٰہی کی اطاعت کے نتیجہ کا آپ لوگوں نے تازہ تازہ ہی دیکھا ہے۔ کہ کس طرح بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے بغیر کسی قسم کی قانون شکنی کے باوجود اس کے بعض حکام نے ہر طرح قانون شکنی پر جماعت کو مجبور کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ایک عظیم الشان فتح ہمیں دی۔ اس تجربہ کے بعد اگر آپ کوئی نئی راہ اپنے لئے اختیار کرنا چاہیں تو آپ کیسے ناشکر گذار ہونگے۔ جس نے نہیں دیکھا۔ وہ اقرار نہ کرے تو اس پر افسوس نہیں۔ لیکن جو دیکھ کر انکار کرے اس کی حالت کیسی خطرناک ہے اور پھر یہ فتح تو ایسی ہے کہ شدید ترین دشمن بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

میں چاہتا تھا کہ اس فتنہ کو بھی آپ لوگوں کے لئے ایک نعمت بناؤں میرا خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حکمت کاملہ سے اس فتنہ کو اس وقت اٹھایا ہے تاکہ تجربہ جلد بدلے کے دوسرے دور کو وہ پہلے سے بھی شاندار بنائے میرا خیال تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah
276

کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تازیانہ آپ میں سے سست رفتاروں کو تیز قدم کرنے کے لئے مارا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑا خزانہ مخفی ہے۔ جو اسلام اور احمدیت کی کامیابی میں بہت ہی ممد ہوگا۔ میں اسے ایسا بابرکت فتنہ سمجھتا تھا۔ کہ اگر دشمن کی طرف سے اس قدر بدزبانی نہ کی جاتی۔ تو مجھے ڈر ہوتا۔ کہ شائد بدظنی کا شکار دشمن یہ نہ خیال کرنے لگے۔ کہ کہیں جماعت میں تحریک جدید کے دوسرے دور کے کامیاب کرنے کے لئے یہ جنگ زرگری تو نہیں شروع کر دی گئی۔ غرض میں اسے اللہ تعالیٰ کے پاک مکروں میں سے ایک مکر اور اس کی مطہر تدبیروں میں سے ایک تدبیر خیال کرتا تھا۔ اور یقیناً اگر جماعت میری ہدایت کے مطابق عمل کرتی۔ اور میری سکیم کے بیان ہونے تک کوئی شخص کوئی حرکت نہ کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نیکی اور تقوے کے مقام پر پہلے سے بہت زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتی۔ اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتی۔

غرض جیسا کہ الٰہی سلسلوں کے تمام وہ ابتلا جو دشمن کی طرف سے پیدا ہوں۔ برکات اور ترقیات کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ فتنہ بھی بہت سی ترقیات اور برکات کا موجب ہوتا (اور اب بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہوگا اگر ہم سچے طور پر اپنے دل میں اپنے ایک بھائی کی غلطی پر نادم ہوں اور اپنے نفسوں کی باگ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دیدیں گو لازماً کچھ دیر پڑ جائے گی)

تحریک جدید کے دوسرے دور کے سامان

یہ امر ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ لڑائی سے پہلے سوتوں کو جگایا جاتا ہے غافلوں کو ہوشیار کیا جاتا ہے پھر صف بندی کی جاتی ہے۔ یہ قانون جس طرح جسمانی لڑائیوں میں جاری ہے روحانی لڑائیوں میں بھی جاری ہے۔ اور اسی قانون کے مطابق اس روحانی جنگ کے لئے میں سوتوں کو جگا رہا تھا۔ غافلوں کو بیدار کر رہا تھا تا اس فتنہ کے پیچھے خدا تعالیٰ کی جو نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ ان تک جماعت کو لے جاؤں۔ اور تا تحریک جدید کا دوسرا دور پہلے سے بھی زیادہ شاندار ہو تا دنیا پر میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے ایک اور حجت قائم کروں۔ کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریقے ہی سب طریقوں سے زیادہ کامل اور اعلیٰ ہیں۔ مگر اے احمدیت کے سپاہیو مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ میں سے بعض نے اپنے جرنیل کے حکم کا انتظار نہ کیا۔ بلکہ اس کی پالیسی کے بالکل خلاف اور اپنے رب کی تعلیم کے بالکل خلاف ایک ایسا قدم اٹھا لیا۔ کہ اب کچھ عرصہ تک بجائے آگے بڑھنے کے مجھے اس کے نقصان کے ازالہ میں اپنا وقت صرف کرنا پڑے گا۔

اطاعت امام کا بے مثال نمونہ دکھاؤ

ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہمیں دوسروں پر یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ ہم ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہیں۔ مگر میرے لئے یہ کتنا تلخ گھونٹ تھا جبکہ ایک سرکاری افسر نے مجھ سے سوال کیا کہ امن کے قیام کے لئے آپ ہماری کس حد تک مدد کر سکتے ہیں؟ تو بجائے اس کے کہ میں یہ کہوں کہ میں سو فیصدی احمدیوں کا ذمہ دار ہوں۔ کہ ان کی طرف سے کوئی فساد نہیں ہوگا۔ ان کی طرف سے کوئی فساد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ سب میرے حکم کے تابع ہیں۔ وہ سب اپنے رب کی آواز پر کان دھرے بیٹھے ہیں۔ مجھے یہ کہنا پڑا کہ قیام امن کی کوششوں میں آپ کے ارادے اور میرے ارادے ایک ہی ہیں۔ میں احمدیوں کو قیام امن کے لئے تاکید کرتا رہتا ہوں۔ اور اب بھی تاکید کر چکا ہوں۔ اور پھر بھی تاکید کروں گا۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مجھے اس میں سو فی صدی کامیابی ہوگی۔ میں اس اپنے جواب پر سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کر سکتا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ دنیا میں کوئی ایسا لیڈر نہیں جس کی سو فی صدی لوگ اطاعت کرتے ہوں۔ مسٹر گاندھی کا کانگریسیوں پر خاص اثر ہے۔ مگر سو فی صدی ان کی بھی نہیں مانی جاتی۔ ہٹلر اپنے ملک میں جرمنی کی حیات کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے لیکن سو فیصدی لوگ اس کی بھی نہیں مانتے۔ وہ مسولینی جس نے ایک مردہ قوم میں جان ڈال دی ہے۔ سو فی صدی کی اطاعت کا وہ بھی دعویدار نہیں ہو سکتا۔ مصطفےٰ کمال جس نے ترکوں کی گلی سڑی ہڈیوں میں روح پھونک دی ہے۔ وہ بھی سو فیصدی اطاعت کا اعلان نہیں کر سکتا۔ مگر کیا ان میں سے کوئی خلیفہ ہے۔ وہ سب دنیوی لیڈر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی آواز ان کے ساتھ نہیں۔ ان کی بیعت لوگ نہیں کرتے۔ اور نہ ان کی بیعت لیتے وقت بیعت لینے والے کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ کہا جا سکتا ہے۔ پس اگر ان کی تعلیم کی کوئی نافرمانی کرے تو ان کے لئے افسوس کا موقعہ نہیں لیکن مجھے تو خلیفہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور میرے ہاتھ پر بیعت کرنے والی جماعت کو خدا تعالیٰ کی جماعت ہونے کا دعویٰ ہے

ہمیں تو ایسا نمونہ دکھانا چاہئیے جس کی مثال دنیا کے لوگوں میں بالکل ہی نہ ملتی ہو۔ پس اے دوستو بیدار ہو۔ اور اپنے مقام کو سمجھو۔ اور اس اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔ جس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی اور جگہ پر نہ ملتی ہو۔ اور کم سے کم آئندہ کے لئے کوشش کرو کہ سو میں سے سو ہی کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں۔ اور اس ڈھال سے باہر کسی کا جسم نہ ہو جسے خدا تعالیٰ نے تمہاری حفاظت کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور الامام جُنّة یُقاتَل من ورائه پر ایسا عمل کرو۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح تم سے خوش ہو جائے۔

دیکھو! ہم مظلوم تھے۔ اور اب بھی مظلوم ہیں۔ لیکن بہتوں کی نظروں میں اب معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ ہم میں سے ایک کی غلطی نے (اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق دے کر اپنی بخشش کی چادر میں چھپا لے) ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنا دیا ہے۔ انسانی فطرت ظلم کے خلاف ہے۔ ایک عادی ظالم بھی جب کسی دوسرے کے ظلم کو سنتا ہے۔ تو وہ اسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ خود بھی ظالم ہوتا ہے۔ پس اس واقعہ نے میری اس اپیل کو جو میں انسانی شرافت اور فطرت صحیحہ سے کرنے والا تھا۔ ایک حد تک بے اثر کر دیا ہے۔ **آج میں اکیلا اب دشمنان اسلام کے مقابل پر کھڑا ہوں۔ اگر وہ قلیل گروہ جو میرے ساتھ ہے۔ وہ بھی میرے ساتھ پوری طرح تعاون نہ کرے۔ تو بتاؤ۔ کہ مجھے کس قدر کوفت اور تکلیف اٹھانی پڑے گی؟**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں کیا کرتا

مصری کیا ہیں صرف چند آدمی گرفتہ ان کا تو نہیں فتنہ تو ان کا ہے۔ جو ان کے پیچھے ہیں اور انہی لوگوں کی طاقت کو توڑنا جو ان کے پیچھے ہیں ہمارا اصل مقصد ہونا چاہئیے تھا وہ طاقت معمولی نہیں۔ وہ بہت بڑی طاقت ہے وہ سرمایہ دار بھی ہے وہ کثیر التعداد بھی ہے وہ عقل بھی رکھتی ہے وہ کسی ایک قوم میں محصور نہیں۔ بلکہ اس کی فوجیں مختلف قوموں اور گروہوں سے لی گئی ہیں۔ اس نے جب ایک محاذ سے شکست کھائی۔ تو دوسرے محاذ سے حملہ آور ہوئی ہے مَیں اس کے حملہ کو بڑھتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مَیں اس کے لشکر کو اندھیرے میں حرکت کرتے ہوئے پاتا ہوں جو لشکروں کی روشنی میں شکست کھا چکا تھا۔ اب رات کی تاریکی میں شبخون کی تیاری میں ہے۔ میرے پاس اس لشکر کے مقابلہ کا ایک ہی ہتھیار تھا۔ اور وہ یہ کہ میں تمہارے دلوں میں تقویٰ پیدا کر دیتا۔ میں ایمان کی روح تم میں پھونک دیتا۔ میں قرآنی دلائل کی تلوار تمہارے ہاتھ میں دیتا میں قربانی اور ایثار کی زرہ تم کو پہنا دیتا اور پھر دشمن کے سامنے تم کو کھڑا کر کے خدا تعالےٰ کے حضور میں گر جاتا۔ یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا تیرا نور ان چند وجودوں میں چمک رہا ہے اگر آج دہریت الحاد اور شرک کا لشکر ان پر غالب آ گیا۔ تو اے میرے پیارے تیرا نام دنیا میں کون لے گا۔ میں اسی طرح گریہ وزاری اور دعاؤں سے خدا تعالےٰ کی غیرت بھڑکاتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے روحانی لشکر کی کمان میرے ہاتھ سے لے کر خود اپنے ہاتھ میں لے لیتا پھر کون تھا۔ جو خدا تعالےٰ کا مقابلہ کر سکتا۔ مگر آہ میرے لئے نئی مجبوریاں پیدا ہو گئیں اور نئے کام نکل آتے جو اگر نہ نکلتے۔ تو اچھا ہوتا۔

توبہ کرو اور سنبھلو

اے دوستو اب بھی وقت ہے۔ توبہ کرو اور سنبھلو۔ توبہ کرو اور سنبھلو پھر توبہ کرو اور سنبھلو۔ اور جو کام خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے وہ خدا تعالےٰ ہی کو کرنے دو کہ وہ اسی کو سزاوار ہے اور جو کام اس نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ اسے پورا کرنے کی فکر میں لگے رہو۔ کہ وہ بھی بہت بڑا کام ہے اسی میں نیکی اور اسی میں تمہاری فلاح ہے۔ اگر تم ایسا کرو اگر تم دعاؤں اور توبہ سے میری مدد کرو۔ تو شاید خدا تعالےٰ کی رحمت جلد ہی ہم کو ڈھانپ لے۔ اور وہ اس دیر کو چھوٹا کر دے جو ہم نے خود پیدا کر لی ہے۔ اور شاید ہماری آنکھیں اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فتح کو جلد ہی دیکھ لیں۔ جس کے دیکھنے کے لئے وہ ترس رہی ہیں۔ اور دل بے تاب ہے اور بہت ہی بے تاب ہے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواست ہائے دعا

(۱) میری لڑکی عرصہ ایک ماہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار۔ الٰہی بخش

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جیسی طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپے (ع۲) نوٹ:۔ کیا ایک عام سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا کہ سوزاک لاعلاج بیماری ہے۔ خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا۔ ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے۔ اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی۔ مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے۔ گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا۔ مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے۔ درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جا سکتا ہے جو کم سے کم ۸۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کر دے۔ اگر اس سے کم تعداد ہے تو پھر دعوے کی دوا نہیں کہی جا سکتی۔ تاہم گذشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی کہ بدنصیب ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کامل دوا ایسی مل جائے جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کر سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اس کوشش میں اب آ کر کامیابی ہوئی۔ اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا جس کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیں اطمینان ہو گیا اس دوا کا نام "کلوزول" ہے۔ اور سوزاک کے لئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی مل گئی۔ تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کر کے ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر "کلوزول" کی صرف ایک شیشی استعمال کریں۔ آٹھ دس روز میں وہ خود دیکھ لیں گے۔ کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کئے برسوں تکلیف اٹھائی اسے کلوزول کی ایک شیشی نے آرام کر دیا۔ پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔ وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کر لیں۔ ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت ایک شیشی "کلوزول" دو روپے نو آنے (عہ/۹) اور محصول ڈاک سات آنے۔ آج ہی ایک خط لکھ کر

جنرل منیجر زنانہ دواخانہ پوسٹ بکس ۳۴ دہلی کے پتہ سے منگائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِاسمہٖ سبحانہٗ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں۔ جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کے لئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنیکے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کیساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جسقدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مارالّلحم خاص نرسیمو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب وہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

عنبرین
ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد
شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ دل و دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر ان کیلئے ہے جن حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلد ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی

عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس [illegible] لیں گے۔ سستی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا۔ نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی نہایت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ۔ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میوؤں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کرکے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا۔ قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن۔ کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا اثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض تے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کیساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب وہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ (سےؔ)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات (۱) آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی - یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوتے۔ اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زمان استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان۔ غالب ضعف بصر۔ دھند۔ گکرے اشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ تے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کریں بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت ۲ اونس شیشی ۱۲؍

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اسکی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر کھر کھر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا۔ بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عا؍

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بحد اکسیر ہیں۔ جو ہر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۴۰ گولی چھ روپے (ے؍)۔ المشتہر

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نور الدین اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۷ اگست۔ کل صبح قبائلی کے ایک گروہ نے موضع شیخ عطر سب ڈویژن ٹانک میں چھاپہ مارا۔ اور پانچ ہندوؤں کو اغوا کر لیا۔ حملہ آوروں نے ایک دوکان کو جلا دیا۔ اور باقیوں کو لوٹ لیا۔ حملہ آور بہت سا اناج بھی اٹھا کر لے گئے۔ اطلاع ملنے پر منزئی سے فوج کا دستہ گاؤں میں پہنچا۔ لیکن اس وقت تک حملہ آور فرار ہو گئے تھے

لاہور ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ خان صاحب شیخ فضل الٰہی صاحب ڈائریکٹر انفرمیشن بیورو نے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے کہ جس قدر اخبارات سے ضمانتیں مانگی گئی ہیں وہ واپس کر دی جائیں

بمبئی ۱۷ اگست۔ آج بمبئی یونیورسٹی کا کانووکیشن ہوا۔ ۴۴۱۳ طلباء نے ڈگریاں لیں۔ جن میں سے ۱۶۰ لڑکیاں تھیں۔

جموں ۱۷ اگست۔ آج پھر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں عورتوں کا بھاری جلوس نکلا۔ ½۸ بجے شام مندر جوالا سہائے میں ہندوؤں کا ایک بھاری جلسہ ہوا۔ حاضری دس اور پندرہ ہزار کے درمیان تھی۔ جلسہ کے اختتام پر چار ڈکٹیٹروں لالہ ہرکشن لال چوپڑہ۔ لالہ گوپال داس۔ مسٹر جگدیش رائے اور مسٹر پیارے لال کو گرفتار کر لیا گیا آج کل دس گرفتاریاں ہوئیں۔ شام کو بھائی پرمانند اور ہندو لیڈروں میں تبادلہ خیالات ہوا۔ لیڈروں نے بھائی جی کو اختیار دیا۔ کہ وہ ان کی طرف سے وزیر اعظم سے مل کر سمجھوتہ کی بات چیت کریں۔ اس فیصلہ کے مطابق بھائی جی وزیر اعظم اور گورنر سے ملے اور وزیر اعظم کے ساتھ ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی۔

واردھا ۱۷ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو گورنمنٹ ہند کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تار موصول ہوا ہے۔ جس میں ورکنگ کمیٹی کا اس بنا پر شکریہ ادا کیا گیا ہے کہ اس نے انڈمان کے قیدیوں سے بھوک ہڑتال ترک کرنے کی اپیل کی ہے۔

شیلانگ ۱۷ اگست۔ آسام اسمبلی میں آج گورنمنٹ کو زبردست شکست ہوئی۔ مسٹر عبد الرحمٰن کی تحریک کہ کمشنر ڈویژن اور ان کے سٹاف کو اڑا دیا جائے۔ گیارہ کے مقابلہ میں ۶۳ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

مدراس ۱۶ اگست۔ مدراس لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہ ۷۵ روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ جن ایام میں ممبر اجلاس میں شرکت کریں گے۔ پانچ روپیہ روزانہ الاؤنس ملا کرے گا۔ ممبروں کو صرف تھرڈ کلاس کا ڈبل کرایہ ملے گا۔ جو ممبر سیکنڈ کلاس میں سفر کریں گے۔ انہیں تنخواہ نہیں ملے گی۔

بمبئی ۱۷ اگست۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جن مصنفوں کی کتابیں ضبط ہو گئی تھیں۔ وہ اپنی کتابوں کی ایک جلد گورنمنٹ کے پاس نظر ثانی کے لئے بھیجیں۔ گورنمنٹ ضبط کے احکام واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ صرف انہی کتابوں کے متعلق حکم منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ جس میں مذہبی منافرت پھیلائی گئی ہو۔

مدراس ۱۶ اگست۔ مدراس گورنمنٹ نے تمام سیاسی قیدیوں اور موپلا بغاوت کے اسیروں کی رہائی کا حکم دیدیا ہے

واردھا ۱۶ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد صوبہ سرحد میں کانگرس منسٹری کی تشکیل کے سلسلے میں عنقریب اس صوبہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

قاہرہ ۱۶ اگست۔ عراق عرب کے وزیر اعظم سید سلیمان اور ان کی کیبنٹ نے استعفیٰ دیدیا ہے۔

پشاور ۱۶ اگست۔ آنریبل ملک خدا بخش سپیکر سرحدی اسمبلی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے گذشتہ روز ڈاکٹر خان صاحب لیڈر فرانٹیئر اسمبلی کانگرسی پارٹی سے ایک طویل ملاقات کی۔ ملاقات کے حالات کو پردہ راز میں رکھا گیا ہے

کلکتہ ۱۷ اگست۔ کلکتہ سے پندرہ میل کے فاصلہ پر آج شام سنتوش پور سٹیشن پر دو گاڑیوں کا تصادم ہو گیا جس سے کئی مسافروں کو ضربات لگیں پلیٹ فارم پر ایک گاڑی کھڑی تھی۔ کہ دوسری طرف سے گاڑی آکر ٹکرا گئی

سری نگر ۱۷ اگست۔ دربار کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سری نگر میں ۲۶ جون کو بلوائیوں پر جو گولی چلائی گئی تھی۔ اس کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی رپورٹ اب شائع کی گئی ہے۔ رپورٹ میں درج ہے کہ مجسٹریٹ اور پولیس نے بڑے ضبط سے کام لیا۔ اور گولی اس وقت چلائی جبکہ بلوائیوں نے تشدد کا اظہار کر کے اسے قطعی طور پر مجبور کر دیا۔ گورنمنٹ نے مجسٹریٹوں اور پولیس کے ضبط و تحمل کی تعریف کی ہے۔

شملہ ۱۷ اگست۔ مسٹر اے ایم آر مانٹیگو سابق سکرٹری سنٹرل بورڈ آف اریگیشن کو سپیشل ڈیوٹی پر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اس بات کے امکانات کی تحقیقات کریں گے کہ آیا پنجاب میں وسیع پیمانے پر ٹیوب ویل کے ذریعے آبپاشی کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

ایبٹ آباد ۱۷ اگست۔ سرحد کے گزٹ میں وزراء کی تنخواہوں کا بل شائع ہوا ہے۔ جس میں ہر ایک وزیر کی تنخواہ دو ہزار روپیہ ماہوار مقرر کی گئی ہے۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ شنگھائی کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بین الاقوامی خطہ پر چینیوں کی طرف سے کسی مزید ہوائی حملہ کی اطلاع موصول نہیں ہوئی اور امید کی جاتی ہے کہ برطانی سفیر مقیم نانکنگ اور دوسرے سیاسی نمائندگان کے زبردست پروٹسٹ کے نتیجہ میں اس قسم کی حرکت کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ برطانوی باشندے شہر کو خالی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۲۰۶۰ اشخاص ہانگ کانگ روانہ ہو چکے ہیں۔

بمبئی ۱۸ اگست۔ آج بمبئی اسمبلی میں ۳۸-۱۹۳۷ء کا میزانیہ پیش کیا گیا میزانیہ میں ۱۷ لاکھ ۶۷ ہزار روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ بجٹ میں دیہاتی ضروریات کی طرف خاص طور پر توجہ کی گئی ہے۔ سال میں کل آمدنی ۱۱ کروڑ ۹۹ لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ ہوئی اور اخراجات ۱۲ کروڑ ۱۷ لاکھ ۲۲ ہزار ہوئے

شنگھائی ۱۸ اگست۔ شنگھائی کے نواح میں چین اور جاپان کے درمیان ہوائی حملے جاری ہیں۔ دونوں طرف سے کامیابی کا دعویٰ کیا جا رہا ہے جاپانیوں کی بمباری کے باعث بین الاقوامی طبقہ کے بالمقابل پوٹنگ کے مقام پر آگ کے زبردست شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ کئی ایک اور مقام پر بھی فلک بوس شعلہ ہائے آتش اٹھ رہے ہیں۔

لا بوڈی جنیوہ ۱۸ اگست۔ یہاں فلسطینیوں کے ایک اجتماع میں پولیس کا ۱۰ ہزار اشخاص سے تصادم ہو گیا جس میں ۱۵ آدمی ہلاک اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ پولیس نے مجمع کو منتشر کرنے کے لئے مشین گنوں کا استعمال کیا

لاہور ۱۸ اگست۔ پنجاب کی اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی کا اجلاس کل سردار سر سکندر حیات خاں کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کمیٹی نے اس امر کو بطور اصول تسلیم کر لیا۔ کہ تمام عبادت گاہوں کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے۔ سب کمیٹی میں جلوسوں۔ عبادت گاہوں کے سامنے باجہ بجانے امور متعلقہ اشیائے خوردنی مذہبی تبلیغ و تبدیل مذہب

امرتسر ۱۷ اگست۔ شرومنی اکالی دل نے پنجاب کی تمام برانچوں کو لکھا ہے کہ وہ ایک ایک سو سکھوں کے جتھے کوٹ فتح خان بھیجنے کے لئے تیار رکھیں ایک اطلاع ملی ہے کہ کوٹ فتح خان میں سول نافرمانی کرنے والے سکھوں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا مگر مقامی حکام کی موجودگی کی وجہ سے فساد دب گیا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی